خطِ غالب بہ نام میر مہدی مجروحؔ

مرزا اسد اللہ خاں غالبؔ

- پیدائش : ۲۷/ دسمبر ۱۷۹۷ء آگرہ
- وفات : ۱۵/ فروری ۱۸۶۹ء دہلی
- خطابات : نجم الدّولہ، دبیر الملک، نظام جنگ
- عرفیت : مرزا نوشہ
- تصانیف : عودِ ہندی، اردوے معلّٰی اور پنج آہنگ (خطوط)، مہرِ نیم روز (تاریخ)، لطائفِ غیبی، قاطعِ بُرہان (لغات)، دیوانِ غالب

مکتوبات

حاصلاتِ تعلّم یہ سبق پڑھ کر طلبہ: (۱) وعظ/خطاب/نصیحت/ احکام وغیرہ سُن کر خود احتسابی کرسکیں۔ (۲) کسی نثر پارے کو سُن کر اس میں پوشیدہ/موجود محاسن بیان کرسکیں۔ (۳) پیشہ ورانہ ضرورتوں کی تحریریں پڑھ سکیں۔ (۴) غلط فقرات کی قواعد کے لحاظ سے درستی کرسکیں۔ (۵) ذاتی واقعات و مشاہدات تحریر کرسکیں۔ (۶) مختلف اسالیب کی تحریریں مرتب کرکے پیش کرسکیں۔ (۷) تبادلہ و ترقی کے لیے محکمانہ درخواست لکھ سکیں۔ (۸) دفتری تحریریں، مثلاً : تبادلہ و تقرر کے احکام/ درخواستیں اور مراسلے سمجھ کر پڑھ سکیں۔ (۹) اخبارات اور جرائد میں خبروں، فیچروں، اداریوں، رپورٹوں، اشتہاروں اور خطوط کو سمجھ کر پڑھ سکیں۔ (۱۰) روزمرہ زندگی سے متعلق دفتری حکم نامے اور رپورٹیں وغیرہ سمجھ سکیں اور تحریر بھی کرسکیں۔

ہاں صاحب ! تم کیا چاہتے ہو ؟ مُجتہِدُالعَصر کے مُسَوَّدے کو اِصلاح دے کر بھیج دیا۔ اب اور کیا لکھوں ؟ تم میرے ہم عمر نہیں جو سلام لکھوں۔ میں فقیر نہیں جو دعا لکھوں۔ تمھارا دماغ چل گیا ہے۔ لفافے کو کُریدا کرو، مُسَوَّدے کو بار بار دیکھا کرو، پاؤ گے کیا ؟ یعنی تم کو وہ محمد شاہی روشیں پسند ہیں کہ یہاں خیریت ہے، وہاں کی عافیت مطلوب ہے۔ خط تمھارا بہت دن کے بعد پہنچا۔ جی خوش ہوا۔ مُسَوَّدہ بعد اصلاح کے بھیجا جاتا ہے۔ برخوردار میر سرفراز حسین کو دینا اور دعا کہنا اور ہاں حکیم میر اشرف علی اور میر افضل علی کو بھی دعا کہنا۔ لازمۂ سعادت مندی یہ ہے کہ ہمیشہ اسی طرح خط بھیجتے رہو۔

کیوں سچ کہیو۔ اگلوں کے خطوط کی تحریر کی یہی طرز تھی ؟ ہائے، کیا اچھا شیوہ ہے۔ جب تک یوں نہ لکھو۔ گویا وہ خط ہی نہیں ہے۔ چاہِ بے آب ہے۔ ابرِ بے باراں ہے۔ نخلِ بے میوہ ہے۔ خانۂ بے چراغ ہے،

چراغِ بے نور ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ تم زندہ ہو۔ تم جانتے ہو کہ ہم زندہ ہیں۔ امرِ ضروری کو لکھ لیا۔ زوائد کو اور وقت پر موقوف رکھا اور اگر تمھاری خوش نودی اسی طرح کی نگارش پر منحصر ہے تو بھائی ساڑھے تین سطریں ویسی بھی میں نے لکھ دیں۔ کیا نماز قضا نہیں پڑھتے اور وہ مقبول نہیں ہوتی؟ خیر ہم نے بھی وہ عبارت جو مُسَوَّدے کے ساتھ لکھی تھی، اب لکھ بھیجی۔ قصور معاف کرو، خفا نہ ہو۔

میر نصیر الدین ایک بار آئے تھے، پھر نہ آئے۔

نثر فارسی نئ میں نے کہاں لکھی کہ تمھارے چچا کو یا تم کو بھیج دوں۔

نواب فیض محمد خاں کے بھائی حسن علی خاں مرگئے۔ حامد علی خاں کی ایک لاکھ تیس ہزار کئی سو روپے کی ڈگری بادشاہ پر ہوگئی۔

کلّو داروغہ بیمار ہوگیا تھا۔ آج اس نے غسلِ صحت کیا۔ باقر علی خاں کو مہینا بھر سے تپ آتی ہے۔ حسین علی خاں کے گلے میں دو غدود ہوگئے ہیں۔

شہر چپ چاپ، نہ کہیں پھاوڑا بجتا ہے، نہ سرنگ لگا کر کوئی مکان اڑایا جاتا ہے، نہ آہنی سڑک آتی ہے، نہ کہیں دمدمہ بنتا ہے۔ دلّی شہرِخموشاں ہے۔ کاغذ نبڑ گیا، ورنہ تمھارے دل کی خوشی کے واسطے ابھی اور لکھتا۔

یک شنبہ ۲۲، ستمبر ۱۸۶۱ء
("غالب کے خطوط" مرتّبہ: خلیق انجم)

مشق

سوال نمبر ۱: درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(الف) خط کے مکتوب نگار اور مکتوب الیہ کے نام لکھیے۔
(ب) خط نویسی کے سلسلے میں محمد شاہی روش سے غالب کی کیا مراد ہے ؟
(ج) خط سے بے تکلف گفتگو کی ایک مثال لکھیے۔
(د) غالب نے اس خط میں نئے اندازِ خط نگاری کے حوالے سے کن اُمور کی نشان دہی کی ہے ؟

سوال نمبر۵: درج ذیل اقتباسات کے مفہوم کی وضاحت کیجیے:

"شہر چپ چاپ، نہ کہیں پھاوڑا بجتا ہے، نہ سرنگ لگا کر کوئی مکان اڑایا جاتا ہے، نہ آہنی سڑک آتی ہے، نہ کہیں دمدمہ بنتا ہے۔ دلّی شہرِخموشاں ہے۔"

سوال نمبر۳: درج ذیل تراکیب کی وضاحت کیجیے:

چاہِ بے آب	ابرِ بے باراں	نخلِ بے میوہ	خانۂ بے چراغ	شہرِ خموشاں

سوال نمبر۴: درج ذیل کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

روش	شیوہ	موقوف	زوائد	نگارش

سوال نمبر۵: درج ذیل الفاظ کے واحد یا جمع لکھیے:

صاحبان	اصلاح	مجتہدین	خموشاں	نگارش

سوال نمبر۶: اس خط کو پڑھنے کے بعد یہ کہا جاسکتا ہے کہ مرزا غالب نے مراسلے کو مکالمہ بنادیا ہے، آپ کا کیا خیال ہے ؟ تحریر کیجیے۔

سوال نمبر۷: دُرست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

(۱) مجتہد العصر کے مسودے کو بھیج دیا:

(الف)لکھ کر (ب)اصلاح دے کر (ج)پڑھ کر (د)سُن کر

(۲) تم میرے ہم عمر نہیں جو لکھوں:

(الف)سلام (ب)دعا (ج)خط (د)قصیدہ

(۳) سعادت مندی یہ ہے کہ ہمیشہ اسی طرح بھیجتے رہو:

(الف)سلام (ب)دعا (ج)دوا (د)خط

(۴) بار بار دیکھا کرو :

(الف)مسوّدے کو (ب)خط کو (ج)تقریر کو (د)تحریر کو

(۵) قصور معاف کرو۔

(الف)خفا نہ ہو (ب)خوش نہ ہو (ج)مسرور نہ ہو (د)بے زار نہ ہو

سرگرمیاں

- طلبہ کسی دوست کو خط لکھیں گے جس میں وہ اپنے مطالعاتی دورے کا احوال قلم بند کریں گے۔
- طلبہ کسی اخبار کے اداریے پر کمرۂ جماعت میں بحث کریں گے۔
- طلبہ اخبارات و رسائل سے اقوالِ زرّیں، اشعار اور اہم واقعات نقل کرکے استاد کو دکھائیں گے۔

مکتوب میں شخصیت کے اِظہار اور ذاتی جذبات و احساسات کی گنجائش ہر دوسری تحریر کی نسبت زیادہ ہوتی ہے تاہم یہ مُسلَّم ہے کہ خط یا مکتوب بنیادی طور پر ادب نہیں بلکہ بعض خطوط اپنی خاص خوبیوں کی وجہ سے ادب کا درجہ پاجاتے ہیں اور بعض اوقات ادب العالیہ میں شمار ہونے لگے ہیں۔

خط کے اجزا:

(۱)مکتوب نویس کا نام اور پتہ (۲)تاریخ تحریر (۳)نشان مجاریہ
(۴)مقدمہ یا سبجیکٹ (۵)حوالہ نشان (۶)القاب
(۷)آداب (۸)نفسِ مضمون (۹)خاتمہ
(۱۰)مکتوب نویس کے دستخط (۱۱)مکتوب الیہ کا نام اور پتہ۔

برائے اساتذہ

- طلبہ کی سرگرمیوں کا جائزہ لے کر اور حسبِ ضرورت اُن کی مدد کیجیے۔
- طلبہ کو اخبار بینی کی ترغیب دیجیے۔
- طلبہ پر بیاض/ڈائری کی اہمیت و افادیت واضح کیجیے۔